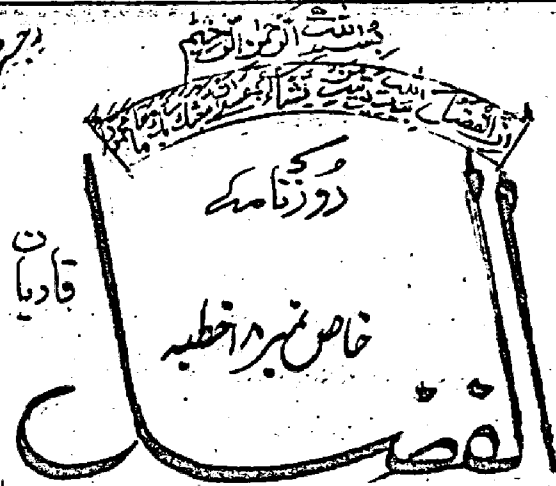


مدینۃ المسیح

تادیان سرہما احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی
ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق، پنج شام کی اطلاع منظر پر
کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل کے وجہ سے ایسی ہے۔ الحمد للہ
حضرت ام المومنین زہرا علیہا السلام کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے
اچھی ہے۔
آج چھ بجے شام رتی چھل میں ان کیٹی کا جلسہ زیر صدارت جناب مولوی
عبد الرحمن صاحب فاضل بیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ منعقد ہوا جس میں بعض اصحاب
نے تقریریں کیں۔

بروز دیوان



ماہوارہ

قیمت ۱۸ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۴ ماہ احسان | ۱۳۰۲۶ | ۱۳ رجب ۱۳۶۶ | ۴ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۳۲

خطبہ

مظلوم کی مدد کرنا ہر شریف انسان کا فرض ہے

زمیندار اچھا خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایڈ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳ مئی ۱۹۴۶ء

مترجمہ مولوی عبدالحزیز صاحب لوی فاضل

اور ایک بچوں کو کھلا دوں گی اور خود بچوں کی
سود پر بھی جب یہ صحابی اس مہمان کو سنا
لے کہ گھر پہنچے۔ اس وقت تک ابھی
پروے کا حکم نازل نہ ہوا تھا، تو انہوں
نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ کھانے کے
لئے کچھ ہے یا نہیں، بیوی نے بتلایا کہ
دو روٹیاں ہیں۔ اس صحابی نے بیوی سے
کہا کہ بچوں کو کسی طرح سلا دو جب بچے سو
جائیں گے۔ تو مہمان مہمان کے آگے رکھ دیئے۔
بیوی نے کہا کہ مہمان ایسا کس طرح کھانے کا
ہیں میں ساتھ کھانے کو بیگیا میاں نے کہا تمہیں
کہنا تھا کہ دینے کی تھی ادنیٰ کردو اور تمہیں ادنیٰ
کرنے کے بہانے سے دیا تمہارا جب ادنیٰ
ہو جانے لگا۔ تو ہم ساتھ بیٹھ کر خالی

ایک دفعہ
ایک مہمان ایسے وقت آیا کہ اسودہ مال
لوگوں میں سے کوئی بھی اس وقت مسجد
میں نہ تھا۔ نبول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ کوئی شخص اس مہمان کو اپنے ساتھ
لے جاسکتا ہے۔ ایک غریب صحابی نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں اسے ساتھ
لے جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا اسے
اپنے ساتھ لے جاؤ۔ وہ صحابی اس مہمان
کو اپنے گھر لے گئے۔ لیکن اتفاق کی
بات ہے کہ اس دن ان کے گھر کھانے
کے لئے کچھ نہ تھا، ان کے ہاں صرف
دو روٹیاں تھیں۔ جن کے متعلق عورت
کی یہ صلاح تھی کہ ایک نند کو کھلا دوں گی۔

ہے۔ اسلام تمام مذاہب سے زیادہ اس
پر زور دیتا ہے۔ کہ خود تکلیف اٹھا کر
بھی معیت زدہ لوگوں کی مدد کی جائے۔
اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یون
وہ سے جو آپ صبر و کثرت سے
صبر کے کوکھانا کھاتا ہے۔ حدیثوں میں
آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں مختلف جہات سے مسلمان
دین اسلام کیلئے آئے اور اسلام کے
متعلق گہری واقفیت حاصل کرنے کے
لئے آئے تھے۔ چونکہ اس وقت چھ خانہ نہ
ہوتا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نماز کے بعد لوگوں میں اعلان
کر کے مہمان تقسیم کر دیا کرتے تھے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
نیکہ دلوں بعض دوستوں نے مجھ سے
یہ دریافت کیا ہے کہ
پنجاب کے بعض حصوں میں
مسلمانوں پر جو سختی ہوتی ہے۔ اور ان
کے گھر اور ان کی دوکانیں جلادی گئی
ہیں۔ ان کی امداد کے لئے مسلم لیگ
کی طرف سے فی مریض زمین ایک من غلہ
جسہ لگایا گیا ہے۔ آیا وہ مسلم لیگ
کی اس تحریک میں حصہ لیں یا نہ لیں چونکہ
یہ سوال سارے ہی پنجاب میں اٹھ گیا۔
اس لئے میں اس خطبہ کے ذریعہ سے
اس کا جواب دیتا ہوں۔ جہاں تک
مظلوم کی امداد کا سوال

بھائی عبدالحزیز صاحب فاضل لوی فاضل

ایڈیٹر: مولانا دین محمد

ہی کے مارتے جائیں گے۔ اور مہمان بھی بیکار
 کریم ہی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے
 ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ بیوی
 نے بچوں کو سلا دیا اور جب کھانا کھانے
 کا وقت آیا۔ تو میں نے بیوی سے کہا۔
 کروشنی ذرا ادبچی کر دو۔ اس وقت
 گھروں میں دیئے ہوئے تھے۔ جن میں بونٹی
 کی جی ڈالی جاتی ہے۔ اور جن کو بچھانا
 کوئی مشکل بات نہیں ہوتی۔ بیوی نے
 روشنی ادبچی کرتے ہوئے جی نیچے
 گرا دی۔ جس سے دیا بجھ گیا۔ میاں بیوی
 کو بناوٹی طور پر خفا ہونے لگا۔ کہ تم نے
 یہ کیا حرکت کی ہے۔ اب مہمان کو تکلیف
 ہوگی۔ جاؤ اور کسی کا دروازہ کھٹکھٹاؤ
 اور آگ لا کر دیا روشن کرو۔ مہمان کو اس
 طرح اندھیرے میں بٹھانا ٹھیک نہیں
 بیوی نے جواب دیا۔ اب میں کیا کروں
 کس کو جا کر تکلیف دوں۔ سب لوگ سو
 گئے ہوں گے۔ اب اسی طرح اندھیرے
 میں ہی کھانا کھالیں۔ یہ لازمی بات تھی
 کہ مہمان نے ہی کہنا تھا۔ اٹاں رہنے دیجئے۔
 ہم اندھیرے میں ہی کھانا کھالیں گے۔
 چنانچہ انہوں نے اندھیرے میں ہی مہمان
 کے سامنے کھانا رکھا۔ مہمان نے کھانا شروع
 کر دیا۔ اور یہ میاں بیوی ساتھ بیٹھے
 خالی چمکے مارتے چلے گئے۔ مہمان یہ سمجھا۔
 کہ میاں بیوی میرے ساتھ کھانا کھا رہے
 ہیں۔ انہوں نے مہمان کو کھانا کھلا کر سلا
 دیا۔ صبح نماز کے لئے وہ صحابی مسجد میں
 گئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے سلام پھیر کر فرمایا۔ اپنی اپنی جگہ بیٹھے
 رہو۔ میں نے

ایک بات

کہنی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے بتائی ہے۔
 سب صحابہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔
 آپ نے فرمایا ایک شخص کے گھر مہمان آیا
 اور اس نے اپنے مہمان کو کھانا کھلانے کے
 لئے اس اس طرح کیا۔ وہ سارا خوراک اللہ
 تعالیٰ نے آپ کو الہام بنا دیا۔ اور آپ نے
 سارا خوراک بیان فرمایا۔ یہ صحابی بیمار اور دل
 ہی ڈرتا تھا۔ کہ پتہ نہیں۔ اب مجھے کیا
 سرزنش ہوگی۔ لیکن جب آپ سارا خوراک
 بیان فرما چکے۔ تو آپ منہس پڑے۔ صحابہ نے

عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کیوں بیٹھے ہیں۔
 آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کی
 نیکی کو دیکھ کر

عشرش پر مہنسا

اس لئے میں بھی مہنسا ہوں۔ تو دیکھو قربانی
 کر کے کسی کو آرام پہنچانا اللہ تعالیٰ کے حضور
 کتنا مقبول ہوتا ہے۔ وہ لوگ جن کے
 گھر بار جل گئے

ہیں۔ ان کے کاروبار تباہ ہو گئے ہیں بعض
 عورتیں ایسی ہیں جن کے خاوند مارے گئے
 ہیں۔ اور بعض بچوں کے ماں باپ مارے
 گئے ہیں۔ اور بعض کے نوجوان کمانے والے
 بیٹے مارے گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی امداد
 کرنا بہت

ثواب کا کام

ہے۔ اگر مسلم لیگ کوئی چندہ مانگتی ہے۔
 تو ہماری جماعت کے لوگوں کو دوسروں سے
 پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔ ہم اپنے طور پر بھی
 مظلومین کی امداد کے لئے کوشش کر رہے
 ہیں۔ ہم اس وقت تک

۱۵ ہزار روپیہ

بہار ریلیف فنڈ میں بھجوا چکے ہیں۔ اور تریپا
 دس ہزار روپیہ اس سے پیشتر خرچ کر چکے
 ہیں۔ اور پانچ ہزار روپیہ ہم نے نوکھالی
 کے مظلومین کی امداد کے لئے جمع کیا تھا۔

اسی طرح ہم نے امرت سر کے مصیبت زدہ
 لوگوں کے لئے بھی ایک رقم مقرر کر رکھی ہے۔
 جو کہ اس وقت بھی چاچی ہوگی۔ اور اگر نہیں
 بھیجی گئی۔ تو بہت جلد جمع دی جائیگی۔ پس
 باوجود اس کے کہ ہم نے اس سے قبل مظلومین
 کے لئے چندہ دے دیا ہے۔ اب اگر ہم زیادہ
 قربانی کر کے دوبارہ چندے میں شامل ہوں۔
 تو یہ بات ہمارے ثواب کو بہت بڑھانے
 کا موجب ہوگی۔ پس ہماری جماعت کو اس
 معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

ایک اور اصول

ہے مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ وہ یہ
 ہے۔ کہ جس طرح ہمیں امرت سر کے
 مصیبت زدہ مسلمانوں کا دکھ درد ہے۔
 اسی طرح ہمیں راولپنڈی اور ملتان کے
 ہندوؤں کا بھی دکھ درد ہے۔ مومن کسی
 کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس

میں نے

فیصلہ

کیا ہے کہ جہاں ہم امرت سر کے مسلمانوں
 کی امداد کریں گے وہاں ہم راولپنڈی اور
 ملتان کے ہندوؤں کو بھی نظر انداز نہیں
 کریں گے۔ اگر ہم صرف ایک فرقہ کی امداد
 کریں۔ تو قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ
 کو کیا جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہیگا
 تم نے ہمارے مسلمانوں کی مدد کی۔ تم نے
 امرت سر کے مسلمانوں کی مدد کی۔ تم نے دوسری
 جگہوں کے مسلمانوں کی مدد کی۔ لیکن کیا نوکھالی
 اور راولپنڈی اور ملتان کے ہندو میرے
 بندے نہ تھے۔ تم نے اپنی قوم کی جذبہ داری
 کی وجہ سے مدد کی۔ میری خاطر تم نے مظلومین
 کی مدد نہیں کی۔ اگر تم میری خاطر یہ کام کرتے
 تو ہندوؤں کو نظر انداز نہ کرتے کیونکہ میرا
 حکم تو تمام ہندوؤں سے صادر ہوا ہے۔
 پس میں صرف یہی نہیں کہتا۔ کہ تم امرت سر
 کے مسلمانوں کی مدد کرو۔ بلکہ اگر راولپنڈی
 اور ملتان کے

ہندوؤں کی امداد

کا کوئی سامان موجود ہو۔ تو اس سے بھی دریغ
 نہ کرو۔ جب میں نے نوکھالی کے مظلومین کے
 لئے پانچ ہزار روپیہ بھجوا یا۔ تو جماعت
 میں سے بھی اور باہر سے بھی عجب پر اعتراض
 کئے گئے۔ لیکن میں نے ایک کان سے
 سنے اور دوسرے سے نکال دئے۔
 کیونکہ میں جانتا تھا۔ کہ کل کو یہی چیز ان
 اعتراض کرنے والوں کو اچھی نظر آئے گی۔
 اور میرا خیال غلط نہ تھا۔ آخر ہدی کو
 کسی طرح روکنا ہی پڑے گا۔ اگر صرف
 بدے سے روکنے کی کوشش کی جائے۔
 تو اس طرح تو ہدی رک نہیں سکتی۔ آخر کسی
 ایک فرقہ کو یہ کہنا ہی پڑے گا۔ کہ میں اپنے
 دکھ کا بدلہ نہیں لیتا۔ مگر کو ختم کیا جائے۔
 جب تک

یہ طریق

اختیار نہیں کیا جائیگا۔ اس وقت تک اس
 قائم نہیں ہو سکتا۔ ہم اس بات کو نہیں
 چھپاتے۔ کہ ہم نے ہمارے مسلمانوں کی
 امداد کی ہے۔ اور اب امرت سر کے مسلمانوں
 کی امداد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
 ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ اس پر بھی اعتراض

کریں۔ بلکہ بعض انگریز حکام اس پر اعتراض
 کرتے ہیں۔ لیکن ان کا اعتراض کرنا نادانی
 ہے۔

مظلوم کی مدد

کرنا ہر شریف انسان کا فرض ہے۔ لیکن
 ہم میں اور دوسرے لوگوں میں ایک
 نمایاں فرق

ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ بھی امداد
 کرنے میں رعایت سے کام لیتی ہے۔
 اور ہندو بھی اپنی قوم کی رعایتیں کرتے ہیں۔
 اور مسلمان بھی اپنی قوم کی رعایتیں کرتے
 ہیں۔ لیکن ہمارا یہ جرم ہے۔ کہ ہم رعایت
 سے کام نہیں لیتے۔ اور ہم ہر مظلوم کی
 مدد کرتے ہیں۔ امرت سر میں جس طرح
 دو مہینے سے برابر کر فیو چلا آتا ہے۔ اس
 کو دیکھ کر ان یہ اندازہ لگا سکتا ہے۔
 کہ ان مزدوروں کی کیا حالت ہوگی جو کہ
 روزانہ مزدوری کر کے اپنا اور اپنے مال
 بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ گورنمنٹ کا ان کو
 دو گھنٹے کے لئے اجازت دے دینا کہ اپنے
 لئے کھانے پینے کی چیزیں خریدوں۔ بڑی
 مہربانی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ
 یہ نہیں سوچا جاتا کہ وہ خریدیں گے کہاں سے
 اور خریدنے کے لئے پیسے کہاں سے لائیں گے۔

امرت سر میں قریباً

پچاس ہزار مزدور پیشہ
 لوگ ہیں اور وہاں قریباً دو ماہ سے کر فیو
 لگا ہوا ہے۔ ان حالات میں ان کے لئے
 محنت مزدوری کرنا بالکل ناممکن ہے۔

دارمراجہ کو امرت سر میں فساد شروع
 ہوئے۔ اس لحاظ سے دو مہینے سے بھی
 زائد عرصہ بننا ہے۔ اس صورت میں
 درحقیقت گورنمنٹ کا فرض تھا۔ کہ اپنے لوگوں
 کیلئے روٹی کا انتظام کرتی قطع نظر اس کے کہ
 کوئی غلط ہے اور کوئی مظلوم تمام وہ لوگ جو کہ
 روٹی کے محتاج ہیں۔ ان کو روٹی دی جاتی۔ خواہ

گورنمنٹ ان کے لئے غلہ مہیا کرتی یا اور کیلئے
 پیدا کرتی بہر حال یہ گورنمنٹ کا فرض تھا۔ ان
 کے کھانے کا انتظام کیا جاتا۔ پر اسے زمانہ
 میں حاکم کو مال باپ کہا جاتا تھا۔ اس کا کوئی مفہوم
 نہ تھا۔ لیکن اس سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حاکم وقت
 مال باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ یہ دنیا میں کوئی مال
 باپ ہی ایسے ہیں۔ جو اپنے بچوں کا ایک دن کا
 بھی فائدہ دیکھ سکیں۔ کجا یہ کہ وہ متواتر

دواہ سے
فاتحہ پر فائقہ
کھاتے آ رہے ہوں۔ اور ایک حقیقت
ہے کہ جب تک ایسے فائقہ زدہ لوگوں
کے لئے روٹ کا انتظام نہیں ہو گا تو
نہیں رہ سکے گا۔ لوگ اپنے بال بچوں
کو کس طرح بھوکا دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ
مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض لوگ
جب بھوک سے تنگ آ جاتے ہیں
تو وہ دوسروں کے گھروں پر حملہ کر دیتے
ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ تمہارے
پاس یہ چیزیں ہیں۔ مثلاً تمہارے پاس
کرسیاں ہیں میز ہیں گھڑیاں ہیں
تعلیم کے سامان ہیں۔ لیکن ہمارے
بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ پس کچھ
پیسے دو نہیں تو ہم تمہارے گھر کو
آگ لگا دیں گے۔ یہ فعل بے شک خلاف
شریعت اور خرافات کا فن ہے۔ لیکن
دیکھنا یہ ہے کہ اس فعل کا محرک
کونسا امر ہے۔ اگر گورنمنٹ ان کے
لئے کھانے کا انتظام کر دے۔ تو وہ
خود ہی ایسی حرکات سے باز آ جائیں گے۔
گورنمنٹ کا یہ رویہ
یقیناً قابل اعتراض ہے جب گورنمنٹ جیل
میں قاتلوں اور مجرموں کو کھانا دیتی ہے
جن کا جرم ثابت ہو تا ہے۔ اور ان
لوگوں کا تو جرم بھی ثابت نہیں۔ تو ان
کے کھانے کا کیوں انتظام نہیں کرتی۔
پس گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ ان
خرد روں کے لئے کھانے کا انتظام
کرے۔ اگر گورنمنٹ ایسا کرے۔ تو میں
سمجھتا ہوں کہ یہ فسادات بہت حد تک
رک جائیں۔
اس نکتہ پر کہ قاتلوں کے
تو کوہ نہ پوئیں کے سپاہی روئیں
تو کسے اٹھائے ہوئے ہوں۔ اور ضلع
کے ٹوپی مزنر سب اور دوسرے افسر
لوگوں میں روٹیاں تقسیم کر رہے ہوں۔
اس انسان کے بدن کے اٹھام کی
خلاف دردمندی کرنے سے اکثر لوگوں کو
شرم آنے لگی۔ کیونکہ ایسے محضوں کی
بات کو رد کرتے ہوئے ہر انسان باقی
باقی ہو جاتا ہے۔ پس یہ گورنمنٹ کا فرض

ہے کہ مزدور پیشہ لوگوں کے کھانے
کا انتظام کرے۔ اور اگر وہ کسی مصلحت
کی بناء پر انتظام نہیں کرنا چاہتی۔ تو
اس کا
کوئی حق نہیں
کہ وہ امداد کرنے والوں پر اعتراض کرے
ہم جنبہ داری کی وجہ سے کسی قوم کا
امداد نہیں کرتے۔ بلکہ ہم ہر مظلوم کی
امداد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ خواہ کسی
قوم اور کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔
اس کے بعد میں جماعت کو
ایک نہایت اہم امر
کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری
جماعت اللہ تعالیٰ کے قائلہ کردہ جماعت
ہے۔ یہ کوئی موسمی نہیں کہ جو اپنے
لئے کچھ اصول طے کر کے کام کو چلا
رہا ہو۔ اور انہی اصولوں کے اندر
اپنے کاموں کو محصور رکھتی ہو۔ بلکہ
سر تک کام
کرنا ہماری جماعت کا فطر ہے۔ اور ہر
بدی کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور
اسلام کا تبلیغ کو انسان عالم تک پہنچانا
ہمارا کام ہے۔ ان اغراض کو اپرا کرتے
کے لئے ہی میں نے تحریک جدید جاری
کی جس کے ماتحت مختلف کمیون کام
کر رہی ہیں۔ ان کمیون کو چلانے کے
لئے جماعت کے لوگوں سے میں نے
وقف زندگی کا مطالبہ
کیا تھا۔ میرے مطالبہ پر جن لوگوں نے
زندگیاں وقف کی ہیں۔ ان میں سے
بعض کو مبلغ بنایا گیا ہے۔ بعض کو مدرس
بنایا گیا ہے۔ اور بعض کو دوسرے کاموں
پر لگایا گیا ہے۔ ایک وقف زندگی
چیز سی بھی ہو سکتا ہے۔ ایک وقف
زندگی کا رک بھی ہو سکتا ہے۔ ایک وقف
زندگی نرانی بھی ہو سکتا ہے۔ ایک
وقف زندگی منافع بھی ہو سکتا ہے۔
اور ایک وقف زندگی تاجر بھی ہو سکتا ہے
چنانچہ مختلف لوگوں کو مختلف کاموں
پر لگادیا گیا ہے۔ اور لگایا جا رہا ہے۔
بعض جوانوں کو مبلغ بنا کر ہندوستان
سے باہر بھیجا گیا ہے۔ اور کچھ ہندوستان
میں ہی تقیم حاصل کر رہے ہیں۔ تاکہ

وہ تقیم حاصل کرنے کے بعد اپنے
بھائیوں کی جگہ جا کر کام کریں۔ اور کچھ
ایسے ہیں جو دفاتر میں بطور رنجاریہ
کام کر رہے ہیں۔ اور کچھ اکاؤنٹنٹس کا
کام کر رہے ہیں۔ اور کچھ زمیندار
کاموں کی نگرانی پر لگے ہوئے ہیں۔
اور کچھ سلسلہ کے کارخانوں میں نگران
کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن ایک
حصہ ایسا تھا جو کہ وقف زندگی کے
مطالبہ میں مشغول نہ ہو سکتا تھا۔ اور
زمینداروں کا طبقہ
تھا۔ انہی زمینداروں نے مجھے کہا کہ
کی ہمارے لئے کوئی صورت وقف
زندگی کی ہے۔ ہم لوگ ان پڑھ ہیں۔
زندگی وقف کرنے کی صورت ہم غم مند
کا کوئی کام سر انجام دے سکیں گے یا
نہیں۔ میں انہیں جواب دیتا تھا کہ میرے
ذہن میں ابھی تک کوئی صورت ایسی نہیں
آئی۔ اور میں براہ غور کرنا چلا آنا تھا۔
چنانچہ اب تبدیل شدہ حالات کے تحت
اللہ تعالیٰ نے زمینداروں کے لئے
بھی موقع پیدا کر دیا ہے۔ اور آج میں
جماعت کے
زمینداروں کو بلاتا ہوں
کہ وہ سلسلہ کے لئے اپنی زندگیاں
وقف کریں۔ اور ان کو جو گزارے ہوئے
ہوں۔ ان کو انعام سمجھ کر کام کرتے
ہوئے جائیں۔ پس آج زمینداروں کے لئے
موقع ہے کہ وہ سلسلہ کے لئے یا سلسلہ
کے مفاد کے لئے
اپنی زندگیاں وقف کریں۔
میں یہ الفاظ یہ نہیں بولی رہا۔ بلکہ ان
میں ایک محنت اور مصلحت ہے جس کا
میں اظہار مفید نہیں۔ ہر مال زمینداروں
کو چاہئے کہ وہ سلسلہ کے لئے یا سلسلہ
کے مفاد کے لئے اپنی زندگیاں وقف
کریں۔ اور جہاں ہم ان کو بھیجیں وہاں
جائیں۔ اور جن حالات میں ہم ان کو رہنے
کے لئے کہیں۔ ان حالات میں وہ رہیں
اور جو فیصلے ان کے گزارہ کے لئے ہم
کریں۔ وہ اس پر ہی
خندہ پیشانی سے

کام کریں۔ جس خندہ پیشانی سے ہمارے
دوسرے واقعین آج کل کام کر رہے
ہیں۔ ہمارے مبلغوں میں بعض بی بی
ہیں۔ بعض ایم۔ ایس۔ ہیں۔ بعض وکیل
ہیں اور بعض انٹرنس پاس ہیں۔ ہم نے
ان میں سے ہر ایک کے حالات کے
مطابق ان کے گزارے مقرر کئے
ہیں۔ اور وہ گزارے نہایت غریبانہ
ہیں۔ اسی طرح
زمینداروں میں سے
جو لوگ اپنی زندگیاں وقف کرینگے۔
ہم ان کو ایسی جگہوں پر کام کرنے
کے لئے لگائیں گے۔ جو سلسلہ کے
لئے مفید ہوگی۔ اور ان کا کام زمیندار
ہی ہو گا۔ لیکن یہ کہ ان کو کس جگہ کام
کرنا ہو گا۔ یا کیسے کام کرنا ہو گا۔ یہ ہاں
بعد میں بتانی جائیں گی۔ اگرچہ کہ ہم
کسی جگہ ہم ان کو گزارہ
رحم کی صورت میں
دے دیں۔ اور کسی جگہ گزارہ نفی
اور پیداوار کی صورت میں دے دیں
مثلاً نصف پیداوار سلسلہ کی اور
نصف ان کی۔ یا وہ تہاں لان کی اور
ایک تہاں سلسلہ کی۔ یا اس کے کم و بیش
کسی طرح سے۔ یہ
تفصیلات
اس وقت بیان نہیں کیا جا سکتیں۔ اور
نہی ان کا بیان کرنا مفید ہے۔
مختلف حالات میں مختلف جگہوں
پر کام کرنا ہو گا۔ اور اس میں بظاہر بھی
کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہاں
کوئی تلامذہ کا سوال تو درپیش نہیں
کہ بعد میں
غلط فہمی کا خطرہ
ہو۔ جو شخص زندگی وقف کرتا ہے۔
اس سے کسی مطلب ہے۔ کہ اسے
زیادہ گزارہ ملتا ہے یا کم گزارہ ملتا ہے
اس لئے تو اپنی جان اللہ تعالیٰ کے
سپرد کر دی۔ اسے اس بات کا کوئی ڈو
ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھ کیا ہو گی
ہو گا۔ اور مجھے میرے کام کا کی بدلتی ہو
اس کے کام کا بدلہ تو اسے اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔

اور وہ بھی اسی نیت سے زندگی پیش کرنا ہے کہ میرے کام کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مجھے بندوں سے بدلہ کی امید نہیں۔ زیادہ گزارے یا کم گزارے کا خیال تو غلامین کو ہوتا ہے۔ واقف زندگی کے لئے اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمارے پاس زیادہ ہو گا، تو ہم تقاضا کو زیادہ دیدیں گے، اگر کم ہو گا تو کم دیدیں گے۔ اور اگر بالکل نہ ہو گا، تو ہم ان کو کچھ بھی نہیں دیں گے۔ اور ان سے کہہ دیں گے کہ مانگ کر کھاؤ۔ اور سلسلہ کام کرو۔ اور یہ کوئی نیا بات نہیں۔ پہلے انبیاء کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔

گوتم بدھ

کے زمانہ میں یہی طریق رائج تھا۔ گوتم بدھ نے دیکھا کہ چندوں اور تنخواہوں سے تو کام نہیں بنتا ان کے پاس جو شکر کرتے تھے، آپ انہیں ایک جھولی دیدیتے کہ مانگ کر کھاؤ اور بدھ مذہب کی تبلیغ کرو۔ نہ گزارے کی شرط نہ تنخواہ کی شرط۔ مانگو اور تبلیغ کرو۔ ان کی زندگی میں

ایک عجیب مثال

پائی جاتی ہے۔ گوتم بدھ کے گھر جوانی میں ایک درو کا پیدا ہوا۔ چونکہ وہ دنیاوی کاموں سے بہت دور رہتے تھے۔ والدین نے ان کی بچپن میں ہی شادی کر دی تھی۔ لڑکے کا پیدائش کے بعد انہوں نے گھر بار چھوڑ دیا۔ اور عبادت کرنے کے لئے جنگلوں کی طرف چلے گئے۔ اور جنگلوں میں جا کر ہی آپ کو الہام ہونا شروع ہوا۔ گوتم بدھ کا باپ اس علاقے کا بادشاہ تھا۔ اور ان کی حکومت کا یہ قانون تھا کہ حکومت باپ سے بعد جیٹھ کو ملتی تھی۔ پوتے کو نہیں۔ اب گوتم بدھ کو بادشاہ بننے سے انکار کر چکے تھے۔ اور پوتا تخت کا وارث نہیں ہو سکتا تھا۔ گوتم بدھ کے باپ نے یہ تجویز کی کہ اپنے پوتے کو فقیروں کا لباس پہنایا۔ اور اسی سے کہا کہ تم جا کر گوتم بدھ سے راج کی بھیک مانگو۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ گوتم بدھ اسے بادشاہت پر تاج بنی ہونے کی اجازت دے دیا۔ تو میں اپنے پوتے کو تخت پر بٹھا دیا گا۔ چنانچہ گوتم بدھ کا بیٹا ان کے پاس گیا اور کہا میں آپ سے

راج کی بھیک

مانگتا آیا ہوں۔ گوتم بدھ کے نزدیک تو اصل راج وہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی ورگاہ سے حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا۔ تم سچے دل سے بھیک مانگنے آئے ہو؟ اس نے کہا ہاں سچے دل سے بھیک مانگنے آیا ہوں۔ انہوں نے نائی کو بلوایا اور اس کے سر کے بال منڈوا کر اسے فقیر کی کاخرقہ پہنادیا۔ اور کہا یہی راج ہمارے پاس ہے جاؤ اور اس راج کی تبلیغ کرو۔ گوتم بدھ کے باپ کو جب معلوم ہوا۔ تو اسے غش پر غش آنے لگے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ تھے کہ حکومت اس کے خاندان میں سے ہمیشہ کے لئے نکل گئی۔ آخر باپ نے گوتم بدھ کو ملا یا۔ اور انہیں کہا کہ خاندان کو تو تم نے تباہ کر دیا۔ لیکن کیا تم سمجھتے ہو کہ تم نے انصاف کیا ہے۔ کہ ایک نابالغ لڑکے کو اس کے متکفل کی اجازت کے بغیر تم نے اس کے حق سے محروم کر دیا۔ آئندہ کے لئے عہد کرو کہ تم کسی نابالغ کو بیکشو نہیں بناؤ گے۔ چنانچہ گوتم بدھ نے یہ عہد کیا۔ اور آئندہ کب لے کر حکم دے دیا۔ کہ کسی نابالغ کو بیکشو نہ بنایا جائے۔ چنانچہ اب بدھوں میں نابالغ کو بیکشو نہیں بناتے۔

اسی طرح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نے اپنے حواریوں سے کہا۔ جھولی کو اور خدمت ممالک میں پھیل جاؤ۔ اور صرف آج کی روٹی کا فکر کرو۔ کھلی روٹی تمہیں مل لی جائے گی۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم جہاں جاؤ اس علاقے کے لوگوں پر تین دن تک تمہاری روٹی کا حق ہے۔ اس لئے دین کی تبلیغ کرتے ہوئے روٹی کے لئے پریشان نہ ہو۔ جہاں جاؤ اس علاقہ کے لوگوں سے ملو۔ پس اشاعت مذہب کے لئے صحیح طریق یہی ہے۔ کہ بغیر کسی مہارمہ کے دینی کام کے جاؤ۔ مگر اس زمانہ کی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے ہم قدم قدم چل رہے ہیں۔ پہلے ہمارے پاس کوئی مبلغ نہ تھا۔ پھر ہم نے تنخواہ دار مبلغ رکھے اور پھر وقت زندگی کے مطالبہ کے ماتحت تنخواہ کا سوال

ہی اڑا دیا۔ اب آہستہ آہستہ وہ زمانہ بھی آجائیگا۔ کہ ہماری جماعت کا ایک حصہ جھولیاں ڈال کر تبلیغ اسلام کے لئے نکل جائیگا۔ اور خدا کے نام پر اگر کسی نے کچھ کھانے کو دیا تو کھالیں گے۔ اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام اکناف عالم میں پھیلاتے چلے جائیں گے۔ ہر گز وہ اپنے اپنے وقت پر آئے آئیگا۔ اور دین کا کام کرے گا۔ اسی سلسلہ میں اب زمینداروں کے لئے موقع پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ آگے آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے رستہ کھول دیا ہے۔

ایسے لوگوں کی ضرورت

ہے جو زمیندارہ کام جانتے ہوں۔ اور سخت سے سخت کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ممکن ہے میں ان کو ایسی جگہ بھیجا پڑے جہاں گھنے جنگل ہوں۔ اور ان جنگلات میں درندے وغیرہ ہوں۔ اور ممکن ہے کہ سندھ کی زمینوں پر بھی ان سے کام لیا جائے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ سلسلہ کی زمینوں پر جہاں باقی کارندے واقف زندگی ہوں۔ وہاں مزارع بھی واقفین ہی ہوں۔ یعنی ہل چلائے والا بھی واقف زندگی ہو۔ اور ہل چلائے والا بھی واقف زندگی ہو۔ اور نکلوانی کرنے والا بھی واقف زندگی ہو۔ اس کے علاوہ بھی میں بعض جگہ فوری طور پر زمینداروں کی ضرورت ہے۔ جو ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ اور الیہ کام سوائے واقفین کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ہماری جماعت کے لوگوں میں ایڈوکیٹس روح ہونی چاہیئے۔ یعنی محبت اور فطرہ والے کاموں کی خواہش ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جس قوم میں مافوق العادات کام کرنے کی روح پیدا نہیں ہوتی۔ وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ انگریزوں پر دوسری اقوام حسد کرتی ہیں۔ کہ انہوں نے ہندوستان اور افریقہ کے ممالک پر قبضہ کر رکھا ہے۔ لیکن آج سے تین چار سو سال قبل جبکہ نہ مل تھی۔ اور نہ ڈاک و تار کا کوئی انتظام تھا۔ انگریزوں کو انہوں نے اپنے گھروں سے نکلے۔ اور انہوں نے غیر ملکیوں میں جا کر ان کو آباد کیا۔ وہاں کے

باشندوں کو تہذیب سکھائی۔ جن لوگوں نے یہ تکلیف اٹھائی وہی اس قابل تھے۔ کہ ان علاقوں پر حکومت کرتے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے رہے۔ ان کو

دوسری اقوام پر حکومت کرنے کا کیا حق ہے۔ ہماری جماعت بھی اگر ترقی کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے مافوق العادات کاموں کی طرف توجہ کرتی چاہیئے۔ اسی کے افراد میں سفروں کا شوق ہونا چاہیئے۔ غیر ممالک میں جانے کا شوق ہونا چاہیئے۔ اور نئے نئے علوم اور نئے نئے پیشے سیکھنے کا شوق ہونا چاہیئے۔ میں جب فلسفیں کیا تھا۔ اس وقت وہاں یہودیوں کی آبادی دس فی صدی تھی۔ اور عیسائیوں کی آبادی بھی دس فی صدی تھی۔ اور مسلمانوں کی آبادی اسی فی صدی تھی۔ لیکن اسٹیشنوں پر میں نے دیکھا کہ سفر کرنے والوں میں

اسی فی صدی یہودی تھے اور بیس فی صدی دوسری اقوام اس وقت ہی میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ اس قوم میں

ترقی کی امنگ

شدت کے ساتھ پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس کے پھیلنے کے آثار نمایاں نظر آ رہے ہیں۔ کہتے ہیں ہونا رہا کے پچھتے چکے پات۔ ہماری جماعت بھی ترقی کر سکتی ہے۔ جب اس میں مافوق العادات کام کرنے کی روح پیدا ہو جائے۔ ہم جماعت کے باہر نکلنے کے لئے مختلف ذرائع پیدا کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر بعض جگہ زمینوں کا انتظام کر رہے ہیں۔ وہاں زمیندار پیشہ لوگوں کو لایا جائے گا۔ بعض زمینیں ہم نے قیمتا خریدی ہیں۔ اور بعض ہم مفت ملی ہیں۔ لیکن یہ کام بھی چلی سکتے ہیں۔ جب جماعت کے زمیندار ہمارے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں اور اپنی زندگیاں وقت کے سلسلہ کی مضبوطی کا موجب بنیں۔ جو شخص اپنی زندگی پیش کر دیتا ہے۔ وہ محنت کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اور وہ خود بھی کامیاب ہوتا ہے۔ اور جماعت کی کامیابی

چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم

خود غاکیں۔ اور اپنے علوم پر تحقیقات کرتے رہے۔

حضرت مرزا سلطان احمد سے آپ کا تعارف

جن دونوں نے ہر جہت پر ملازم تھے۔

ان دونوں میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب ہیں وہ ان غالباً افسر آبادی کے

عہدہ پر فائز تھے۔ چوہدری صاحب کو

کو کچھ عرصہ کے لئے دفتر میں بطور

مخدوم مقرر کیا گیا۔ ایک دن حضرت

مرزا صاحب دفتر سے نکل کر ساتھ ہی

ایک مسعود تھے۔ اس میں داخل ہو گئے۔

آپ کے چلے جانے کے بعد ایک ذمہ دار

چوہدری صاحب موصوف کے پاس آیا۔

کہا۔ کہ میری ایک مسئلہ عرض کروں

سے گم ہے۔ اگر آپ اس کی تلاش کریں

زمن آپ کو خوش کر دوں گا۔ چوہدری

صاحب موصوف نے دوسرے دن

آپ کو کہا۔ یہ نام باتیں مرزا صاحب موصوف

میں دے رہے تھے۔ آپ نے چوہدری صاحب

موصوف کا امتحان لینا چاہا۔ چنانچہ

دوسرے دن میں اس وقت جب کہ

ذمہ دار کو آئے کے لئے کہا تھا۔ حضرت

مرزا صاحب عہدہ دفتر سے نکل کر مسجد

میں چلے گئے۔ چنانچہ وقت مقررہ

پر مسعود آیا۔ آپ نے اس کی

خیل اس کے ماتھے میں دے دی تھی

نے میں سینے میں روپے کی گرافت روم

اس کام کے صلے میں مسعود کی۔ لیکن آپ

نے لینے سے انکار کر دیا۔ ذمہ دار کے

باوجود اس کے اصرار پر آپ نے ارشاد فرمایا

کہ میں ملازم ہوں۔ اور میں نے اپنی ذیوقی مبرا

دی ہے۔ اور میں اس کام کی تھوڑی سی

سے لیتا ہوں۔ اس لئے میں قاطعاً کچھ

لینے کے لئے تیار نہیں۔ آخر مجھ کو جو

ذمہ دار چلا گیا۔

حضرت مرزا صاحب موصوف نے یہ جھگڑا

جیتے کا توں سے سنا۔ کہ ایک نو عمر

مرد نے گرافت روم جو اس کی حیا

ماہ کی تھوڑی سی کرا رہے تھے۔ چنانچہ

چوہدری غلام حسین صاحب پر بیٹھ کر

چوہدری صاحب کے تحصیل دیر آباد میں

نصف ماہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان

ذمہ داروں میں ممتاز حیثیت کا مالک

تھا۔ لیکن باوجود صاحب و تاد ہونے

کے آپ سے قبل آپ کے خاندان میں کوئی

تعلیم یافتہ نہ تھا۔ آپ نے لکھنؤ میں

درجہ اولیٰ کا امتحان دیا جس میں آپ نمبر

دو تین میں کامیاب ہوئے۔ اور تعلیم

ماصل کیا۔ لیکن والدین نے مزید تعلیم کی طرف

متوجہ ہونے کی بجائے آپ کو ذمہ دار کام پر

لگانے کی کوشش کی۔ آپ کمر و طبیعت

ہونے کی وجہ سے ذمہ دار کام سے دل برد

ہو گئے۔ اور لکھنؤ میں ہی ہر جہت

اور تالیف و کتب آبادیوں میں برائے

ملازمت و درخواستیں روانہ کر دیں

دونوں جگہ سے آپ کو بلا گیا۔ آپ ہر

جگہ پر حاضر ہو گئے۔ اور اپنا کام

بہائیت خوش اسلوبی سے سمجھا

دینے لگے۔

آپ کا احمدیت کی طرف رجوع

ہر جہت پر ایک گرد اور نالوں کو صاحب

احمدی تھے۔ ان کے نام رسالہ دیوبند

تھا۔ ایک دن ان کی عدم موجودگی میں ان

کی کوٹ کی جیب سے رسالہ دیوبند نکال کر

مطالعہ کرنے لگے۔ اس سے قبل آپ کی حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد کے متعلق

تفصلاً کوئی معلومات نہ تھیں۔ چنانچہ رسالہ کو مطالعہ

کرنے سے پہلے دفتر حنفیہ کے دعوے

سے آپ واقف ہوئے۔ اس رسالہ میں حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا

فرمائی تھی۔ کہ آسمان پر اکیس دن

کے بعد ایک عمارت عادت نشان ظاہر

ہو گا۔ چنانچہ جب تشریف نشان ظاہر ہو گیا

آپ نشان کے ظہور پر اسے دلی کو

مہمانے لگے کہ ”یہ عجوبہ نہیں؟ اس

وقت آپ کا وہی علم محض محمد ابراہیم

مجید تک محدود تھا۔ نشان کا ظہور ہونے

پر باوجود غلبہ غم و غم ہونے کے آپ

نے قادیان سے کتاب میں منسلک اگر مطالعہ

وہ پڑھتے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ پہلے

پہن گئے۔ یہ ان پڑھ میں تو ذمہ دار کے

لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ

یہ نہیں دیکھے گا کہ کوئی پڑھا ہوا تھا۔

اور کوئی ان پڑھ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھے

گا کہ میری خاطر جان کس نے پیش کی۔ اور

جان پیش کرنے کے لحاظ سے پڑھا ہوا

اور ان پڑھ دونوں برابر ہیں۔ اور آپ

میں برابر کے شریک ہیں۔ چنانچہ پڑھتے

ہونے کے پاس تھا۔ اس نے پیش کر دیا

اور جو کچھ ان پڑھ کے پاس تھا۔ اس

نے پیش کر دیا۔ اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ

کے نزدیک

دونوں برابر ہیں

ہیں۔ پس زمین۔ اور ان کی حرکت کر

ہونے کا موقع ہے۔ ان کو جابجا ہے۔

وہ قربانی کر کے پڑھتے ہوئے کو کوئی

برابر ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے

مفسرین کے وراثت بنیں۔

۱۱۔ اور عوام نے آپ کی وفات کو ایک

زبردست صدمہ محسوس کیا

۱۲۔ آپ میں جذبہ انتقام نہ تھا۔ چنانچہ

دشمن بھی سامنے آکر کہہ دیا۔ کہ میں نے

قسطی کی ہے۔ تو فوراً معاف کر دیتے۔

۱۳۔ آپ نے مسلمانوں کی ایک تحریک

میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ

۱۹۱۹ء میں ببار ہوئے تو ایک ہی دفعہ

تحریک جدید کی قیادت سارا جہد ادا

کر دیا۔ اور کہا کہ زندگی کا اعتبار نہیں۔

میں رہ نہ جاؤں۔ آپ نے ۱۹۱۹ء میں

وصیت کی۔ اور ۱۹۱۹ء میں تمام قسم

فائل فرما کر دی۔

آپ پر ۱۹۱۹ء کو ببار ہوئے۔

اور باوجود علاج صوبہ کے کوئی شفا نہ

ہوئی۔ آخر طویل بیماری کے بعد مورخہ

۱۹۱۹ء بروز جمعرات وقت آفتاب

شام اپنے ملک حقیقی کے پاس چلے گئے

اللہ دانا الیہ راجعون

بانیانہ سب سے بڑا آدمی ہے۔ اس لئے

ابا بکرام جائزہ نیک پڑھ کر مشکوٰۃ

سرداران احمدی سائنس مہینہ گزرا

دیانندہ کی دلچسپی سے اس کی پروا

نہیں کرتا۔ ان خیالات سے صاحب

موصوف کے دل میں چوہدری صاحب

کی محبت اور عہدہ دہی پیدا ہو گئی۔

اور چنانچہ عہدہ آپ وہاں رہے حضرت

مرزا صاحب موصوف چوہدری

صاحب سے انتہائی محبت اور

عہدہ دہی کا سلوک کرتے رہے۔ ۱۹۰۴ء

میں چوہدری صاحب کے والد صاحب

برفانے اپنی وفات پا گئے۔ تو حضرت

مرزا صاحب کی کوشش سے منسلک گزرا

میں محکمہ مال میں بطور پڑوسی ملازم ہوئے

جہاں آپ کو لگا یا گیا۔ وہاں ہر ایک فرقہ

پڑوسے پڑوسے عالم موجود تھے۔ ان سے

بحث مباحثے مکرر ہوتے جس کے

نتیجہ میں ایک شیعہ عالم اور ایک دیوبندی

عالم کا شاگرد مولوی امام الدین صاحب

مسلک مالہ احمدی میں داخل ہوئے۔ مگر

آپ نے ابھی تک مسیحت نہیں کی تھی آخر

بڑی جستجو اور تحقیقات کے بعد آپ

جو دیوبندی تھے میں حضرت کچھ موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام کی معیت سے سفید

جئے۔ اور معیت کے وقت جو عہدہ

کیا۔ اس کو پوری طرح سے نبھایا۔

آپ کے اخلاق

۱۔ آپ ہمیشہ غریبوں کے مسائل مددگار

تھے۔ اور اپنی ملازمت میں کسی غریب

کا نقصان نہیں ہونے لایا۔ اور جہاں

جہاں آپ نے ملازمت کی اس جگہ

لوگ انہیں یاد کرتے ہیں۔

۲۔ آپ قرآن مجید کی اچھی واقفیت

رکھتے تھے۔ اور جو مسئلہ پیش کیا جاتا

اس کو قرآن مجید سے اس طرح حل فرماتے

کہ سننے والے متاثر ہوئے بغیر

نہ رہ سکتا۔

۳۔ حکام اسلامی کی بڑی سختی سے

پابندی کرتے تھے۔ اور اپنے اہل دیال

کو بھی پابند رہنے کی ہمیشہ نصیحت

فرماتے رہتے۔

۴۔ آپ کی رواداری مصنف مزاجی

اور دیانت داری نیز نیکو دلی ہرگز

ناکس پریشان تھی۔ اسی وجہ سے عوام

آپ کو قدس کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

تہذیب و تمدن

ایک نہایت نفع مند کام

پرسین مینو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے سیل کے طائرہ شیکھ اور دیگر
مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور
بھی بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مد نظر بہت طے بہانے پر شہر قادیان
لے باہر پانچ گھاؤں زمین میں نئی فیکٹری ڈال دی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے
اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر
اندرون میں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو
سمرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت
سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجود زمانہ میں ہر کام کو
بڑے پیمانے پر چلانے کے لئے بہت سے سرمایہ کی ضرورت ہے۔
اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری
ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو
مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے
سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروایا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ
ہوں گے۔ ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ ہر دورت ہر دس روپے کے
حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو
حصہ خریدے۔ تو اسے پانچ سو روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو خانہ اسے پورے
ایک سو حصہ جات کا ہی لیگا۔ ابھی یہ یکم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے
کے لئے وکلا کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت
نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست
خواہاں ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر
مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے
ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل تپہ اور حسوں کی قعدہ سے مطلع کریں۔ یہ
بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں کیونکہ جن
لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ ان ہی کو ترجیح دی جائیگی
دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو
پرسین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان
کے دفتر سے منگوائے جاسکتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا اشرف احمد

تقریر ہمدان جامعہ احمدیہ

کر ڈی ایل ٹکریا
پرنٹنگ :۔ شیخ محمد صاحب
ٹیکر ڈی ٹیلنگ :۔ شیخ یار محمد صاحب
تعلیم و تربیت :۔ محمد مصفا الدین صاحب
امور عامہ :۔ شیخ جمیعہ صاحب
مال :۔ محمد صدیق صاحب
امین :۔ مصاحب خان صاحب
لادھیانہ
ٹیکر ڈی مال :۔ سید مبارک علی شاہ صاحب
ٹیلنگ :۔ ابو صحت اللہ صاحب
امور عامہ :۔ بابو ذوالدین صاحب
وصایا :۔ سید مبارک علی شاہ صاحب
آڈیٹر :۔ چوہدری محمد شریف صاحب
ٹیکر ڈی مینٹننس :۔ میاں غلام محمد صاحب
ٹالیف و تصنیف :۔ محمد یونس صاحب
تعلیم و تربیت :۔ قاضی محمد شریف صاحب
کلکتہ
جنرل ٹیکر ڈی :۔ خان فیض الحق صاحب
ٹیکر ڈی ٹیلنگ :۔ مولوی محمد صاحب
تعلیم و تربیت :۔ منشی شمس الدین صاحب
امور عامہ و خارجہ :۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب
ٹالیف و تصنیف :۔ مولوی شمس الرحمن صاحب
مال و وصایا و محاسب :۔ خان فیض الحق صاحب
خان صاحب
مینیانٹ :۔ میاں محمد اسحق صاحب
آڈیٹر :۔ چوہدری محمد اکرم صاحب
امین :۔ دوست محمد صاحب
ٹیکر ڈی جائیداد :۔ محمد یوسف صاحب
حفظ امن عامہ :۔ میاں محمد صدیق صاحب

درخواستہائے دعا

ملک محمد ظفر صاحب کجھارہ سے شہر یدبیار میں ۲۲ قاضی محمد صدیق صاحب
کاتب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے سمیت بیمار ہیں۔ اجاب دعائے صحت فرمادیں۔

فروخت اراضی

علاقہ دارالامان شرقی میں دو قطعات میں ساڑھے تین کنال کے قابل فروخت ہیں۔
ضرورت مند اجاب خرید کر سکتے ہیں۔ محلہ میں سڑکیں میں فٹ کی ہیں۔ رقبہ اکتفا
یابزدونوں صورتوں میں دیا جاسکتا ہے۔ خاک و محمد عبداللہ خان آف مالیر ٹولہ قادیان

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا، مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تحریف کرنا لا حاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضاے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ست روپے علاوہ محصول ڈاک و خانہ خدمت خلق قادیان

سبار کی ناک

کثرت طوطی و دیاقہ (جین) سیدنا محمدؐ کی طبیعت تھیں اور ان کے خطرناک نتائج کے دفع کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں تھی۔ تندرستی کی حقیقی محافظ ہے قیمت فی پوچھ روپے طبیبہ عجائب گھر حشر طوطی قادیان

حیاتین

یہ گولیاں بڑی عمدہ کو دور کرتی ہیں۔ اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ جن کو کھانا کھانے کے بعد اچھا ہوتا ہے۔ گراہی، تھکی اور دودھیرہ کی بحیثیت رہتی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے دودھ بڑھ جاتی ہے۔ جو لوگ دودھ اور گھی پیہم نہ کر سکتے ہوں۔ وہ ان گولیوں کے استعمال کے ساتھ دودھ اور گھی تندرست استعمال کریں۔ تو چند ہی دنوں میں بہت سا دودھ اور گھی پیہم کر سکیں گے۔ بعض امراء معدہ کی خرابیوں کے باعث صحت العاطل کی دی ہوئی نعمتوں سے محروم ہو کر زندگی کے لطف کو کھو دیتے ہیں۔ ہمارا دعوہ ہے کہ حیاتین کے استعمال انہیں ایک نئی اور فرحت بخش زندگی سے بہرہ اندوز کر دے گا۔ یہ معدہ اور انٹسٹائن کے امراض کے علاوہ پیٹ کے درد، ہیضہ، اسہال، تھکاوٹ، بچش کے لئے بھی بہت مفید ہیں۔ بھٹی کھانسی، نزلہ، زکام اور دوسرے کو نافع ہیں۔ نقصان اور گھٹیا کو بہت مفید فائدہ دیتی ہیں۔ ان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ آہستہ آہستہ بدن کو مضبوط اور طاقتور بناتی ہیں۔ ایک ماہ کا کورس ساتھ گولیاں قیمت ہیں روپے

طبیبہ عجائب گھر حشر طوطی قادیان

اکسیر کھڑا

حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب ہمارا جگہ جہوں و کشمیر کو کون پنیں جانتا۔ جہاں آپ کو روحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے کمال تھا وہاں جسمانی طبابت میں بھی یکساں تھے۔ اکسیر کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص تصرف الہی کے ماتحت رقم فرمایا ہم نے یہ نسخہ اکسیر کھڑا، کے نام سے تیار کیا ہے جن مسنورات کو اولاد نہ ہوتی ہو یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جسکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے اکسیر کھڑا لانا ہی دوا ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس قدر اعلیٰ عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہ ملیں گی اولاد الہی نعمت کے حصول کے لئے چند پیسے خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں۔

قیمت مکمل کورس شیش روپے فی تولہ دور روپے طبیبہ عجائب گھر حشر طوطی قادیان

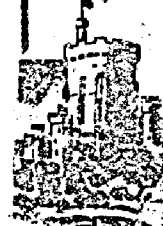
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالثی علیہ السلام

مصدقہ: آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا دوسرا انتقال
ایڈیشن انگریزی اور اردو نہایت آب و تاب سے شائع ہو گیا ہے احمدی احباب کے لئے بے نظیر کتاب ہے۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو بطور تحفہ دیں۔ سفید علی کاغذ آٹھ پیپر چار عدد تصاویر قیمت فی نسخہ ایک روپیہ صرف محصول ڈاک کم روکتا ہیں اسطیٰ منگوا مندرجہ محصول ڈاک منوات۔ اپنا پتہ صاف طور پر تحریر فرمائیے
نیو بک سوسائٹی پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱

مشک آنست کہ خود مولد

جہاں سے منقول عام کاسل مارکٹ بین دبائے قیمتیں کوٹ چوں اپنی آپ

منہ بولتی تصویر



ہیں دودھ و مہ و میزبان۔ اچھوتے رنگ عرصہ کے مخفی تھے
سے حاصل کے ہونے نہایت بڑھاپا لاش کی وجہ سے لاشی بھوک کرنا کہ نہیں
اور مغربی ہاتھ کے کالیک احمدی قوم کے تیار شدہ منہ بولتی تصویر
مردستانی بھوک سے بڑھاپا لاش کے ہیں۔ اور ڈر کی کثرت کی وجہ سے سب کی
باری باری تصویر کی کوشش کی جاتی ہیں آپ بھی آج ہی اپنی فرد بات سے مطلع کر کے اور جب کہ اس
دوم نہایت دلچسپ۔ تاجر حضرت کو منقول میٹھن کی دی کاسل مارکٹ میں منہ بولتی تصویر کو منگوا لیں

Digitized by Khuda Library Rahway

ضروری خبریں

دائیں ہندوستان میں کی تقریر
 نئی دہلی ۲ جون - آج سات بجے دہلی میں ہندوستان میں نے آل انڈیا ریڈیو میں سے تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ ملک کے مختلف طبقوں کے درمیان اگر درستہ تعلقات چوتے تو ہمیں ہندوستان کے لئے متحد رہنمائی مناسب تھا۔ لیکن انہوں نے کہ ملک کے باہمی اختلافات کی وجہ ملک کی اندر پنجاب و بنگال کی تقسیم ہو گئی ہے۔ لیکن اس مسئلے پر آخری فیصلہ ملک کے فیڈری کیس کے۔ پنجاب و بنگال کی نئی حدود و بندیا کا فیصلہ ایک کمیشن کے گا۔ جو موجودہ عدلیہ طریقہ معقولہ کردہ حد بندیوں سے مختلف ہے۔ جو کنگا ہے۔ آپ نے سکھوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ قوم ایسے طور پر پنجاب میں چھٹی ہوئی ہے کہ تقسیم پنجاب سے اس کا وجود میں ہی نہ رہتا۔ لیکن اس مسئلے میں سکھوں کے مفاد کا خیال رکھا جائیگا۔ اور کمیشن میں سکھوں کو بھی مناسب نمائندگی دی جائے گی۔ آپ نے کہا ہندوستان کی ایک یا دو حکومتوں کو اختیار اتھوٹنے کے لئے عنقریب پارلیمنٹ میں پیش کیا جائیگا۔

مسٹر جناح کی تقریر
 مسٹر جناح نے آج آل انڈیا ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے خوشی ہے کہ شاید آج پہلی مرتبہ آل انڈیا ریڈیو پر غیر سرکاری لوگوں کو سیاسی مسائل پر تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ اس قسم کے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔ آپ نے برطانوی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم تجاویز ہیں ان پر جو ہر دوری اختیار وہ مقتضی سے دل سے غور کرتے کی ضرورت ہے میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس نازک موقعہ پر ہر تجاویز کے متعلق صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے گو یہ تجاویز بعض لحاظ سے مسلمانوں کی فوجیت کو بھی طرح پر اثر نہیں کریں۔ تاہم اس مسئلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس فوری فیصلہ کرے گا۔ سر دوست میں اس قدر کہ مسلمانوں کو مسلم لیگ کے حلقے ان تجاویز کے متعلق یہ امید ہے۔

آپ نے دائیں ہند کے متعلق کہا کہ وہ ہندو اخصانہ طور پر ہندوستان کی سیاست میں متوازن کی گئی کو سکھانے کی کوشش کو ہمیں جس طرح کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ ہندو سرحد کے مسلمانوں کو ہندوستان کی پاکستان کی اصل میں شامل ہونے کے لئے دے دینے کا موقعہ دیا گیا ہے اس لئے وہاں کے لگے لیڈروں سے یہ کہیں گے کہ وہ اپنی ہر اس سول نافرمانی بند کر دیں۔ اور مسلمانوں کو منظم کرنے کی کوشش کریں۔ پھر امید ہے کہ سرحد کے عوام پاکستان کے حق میں فیصلہ کریں

دب (مضامین پنجاب) - آج اسلام آباد میں ہندو گوند کیسور۔ لاہور۔ ناہید۔ دور نظر کے اختلافات میں شامل ہوں گے۔ (۲) بنگال کی اپنی تقسیم ہو گئی۔ آسام میں سلوٹ سے مسلم اکثریت والے ضلع سے دے لے جانے کی کہ وہ آسام کے ساتھ دھنا چاہتا ہے بنگال سے دھنا چاہتا ہے بنگال کی مسلم اکثریت ۱۰۰ فیصد میں ملکہ کو شامل نہیں کیا گیا۔ (۳) مسلم اکثریت کے صوبوں کی ایک دستہ چارہ اصل بنائی جائے گی۔ اور صوبہ سرحد میں اسلامی کے وکٹروں کی دے لے جانے کی کہ وہ ہندوستان کی اصل میں شامل ہونا چاہتے ہیں پاکستان کی اسلامی میں۔ (۴) پنجاب، بنگال اور آسام

پہلے یوں تقریر کرتے ہوئے کہا میں ملک سے اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے مفاد میں گتوں کو دہلی برطانیہ کی کاؤہ تجاویز کو منظور کریں
 مسٹر راجہ پریم سنگھ کی تقریر میں آپ نے ریڈیو پر تقریر میں کہا برطانیہ کی نازک حکیم کو ہمدانی غرض ہے سلطان نہیں ہے تاہم میں یہ منظور کر لینی چاہیے کیونکہ موجودہ حالت میں اسکے سراچارہ نہیں لیڈروں کی نارنجی کانفرنس کا دوسرا اجلاس
 نئی دہلی ۲ جون - آج صبح ۱۰ بجے دائیں ہند میں سات ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس میں منعقد ہوئی۔ جو ملک گفتہ ہر مسئلہ تک جاری رہی۔ کانفرنس میں مسلم لیگ کانگریس اور ہینٹک بارڈ کی زعماء نے برطانوی تجاویز کے متعلق اپنی اپنی پارٹیوں کی رائے سے دائیں ہند کو بگاڑ دیا۔

پہلے ہندو ساڑھے نو بجے کانفرنس میں شمولیت کے لئے دائیں ہند کے محل میں پہنچ گئے اور ۱۵ منٹ تک دائیں ہند سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اس کے بعد مسٹر راجہ علی خاں۔ سر داد عبد الوہاب فشر۔ مسٹر بلو سنگھ۔ مسٹر بیل اور اجاویہ کر پلائی آئے۔ سب آخریں مسٹر جناح پہنچے۔ کانفرنس کی کارروائی ختم ہونے کے بعد پہلے ہندو مسٹر بلو سنگھ کے بعد مسٹر جناح میں ہنٹک کرتے رہے۔ اور دائیں ہند سے گفتگو کرتے رہے۔ ۱۵ منٹ بعد مسٹر بلو سنگھ اور ہنٹک نہرو وہاں سے چلے آئے۔ لیکن مسٹر جناح مزید ۱۵ منٹ تک دائیں ہند سے تبادلہ خیالات کرتے رہے

مسلم لیگ کی رکنگ کمیٹی نے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ۲ جون کو بلائے گا فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے کہ کدوس ہائے آخر تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بھی منعقد ہوگا۔ کل شام چھ بجے مسلم لیگ، ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پھر ہوگا۔ آج تیسرے ہندو دائیں ہند نے ذوات صاحب سہیل اور دیگر مقتدر و ریاستوں کے نمائندوں سے ملاقات کی۔

وقف جائداد کے وعدوں کی میعاد ۲۲ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین (ع) نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد) وقف آئندہ کے وعدے کرنے اور خیریتیں ارسال کرنے کی میعاد ۲۲ جون تک بڑھا دی ہے جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل خیریتیں نہیں بھیجیں وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور طلبہ سے طلبہ خیریتیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

آسمان احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا حضرت مولوی سید محمد نور شاہ صاحب کی وفات حسرت آریات

قادیان ۳ ماہ احسان۔ یہ خبر نہایت ہی انہوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مولوی سید محمد نور شاہ صاحب آج سات بجے شام نور ہمتیال میں چند روزہ علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون اس عالم بے بدل اور فرشتہ سیرت انسان کی ناگہانی وفات ایک ایسا قومی صدمہ ہے جس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ ہم حضرت مولوی صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کے غم میں شریک ہیں۔ جنازہ کل صبح ۸ بجے ہوگا۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا پاکستان زندہ باد گورنمنٹ کی تازہ تجاویز کے اہم نکات
 (۱) پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ (۲) مسٹر بلو سنگھ کی تقریر کے بعد ہندو نے